



## سوال

(65) مقتدی کا سمع اللہ من حمدہ کہنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب امام رکوع سے فراغت کے بعد سمع اللہ من حمدہ کہتا ہے تو کیا مقتدی کو بھی سمع اللہ من حمدہ کہنا چاہیے یا وہ صرف ربنا ولک الحمد پر اکتفا کرے گا، کتاب و سنت کی روشنی میں اس امر کی وضاحت کریں۔ ہمارے ہاں اہل علم کا کچھ اختلاف ہے، راجح موقف کی نشاندہی کر دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

محدثین کی اصطلاح میں سمع اللہ من حمدہ کہنے کو تسمیع اور ربنا ولک الحمد کو تحمید کہا جاتا ہے۔ عام طور پر نمازی کی تین حالتیں ہوتی ہیں: امام، مقتدی اور منفرد، محدثین کا موقف ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد تینوں حضرات تسمیع اور تحمید میں شریک ہوں۔ احادیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ علامہ شوکانی نے امام شافعی، امام مالک، عطاء بن ابی رباح، ابو داؤد، ابو ہریرہ، محمد بن سیرین، اسحاق بن راہویہ اور امام داؤد رحمۃ اللہ علیہم کا یہی موقف بیان کیا ہے۔ [1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا میلان بھی اسی طرف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں۔ [2]

پھر آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ من حمدہ کہتے تو اللہ ربنا ولک الحمد بھی کہتے۔ [3]

ایک حدیث میں مزید وضاحت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ من حمدہ کہتے تو جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ربنا ولک الحمد کہتے۔ [4] البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔ [5] اس حدیث سے بعض حضرات نے استنباط کیا ہے کہ مقتدی کو سمع اللہ من حمدہ نہیں کہنا چاہیے، لیکن یہ استنباط کسی ایک اعتبار سے محل نظر ہے۔

اولاً: اس استنباط کا مطلب یہ ہے کہ امام کو ربنا ولک الحمد نہیں کہنا چاہیے، حالانکہ ایسا کرنا صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

ثانیاً: اس حدیث کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ اس موقع پر امام اور مقتدی کو کیا کہنا چاہیے بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مقتدی ربنا ولک الحمد کہے یعنی وہ امام کے سمع اللہ من حمدہ کہنے کے بعد ربنا ولک الحمد کہے تاکہ یہ کلمات اس وقت کہنے سے گناہوں سے معافی کا اعزاز مل جائے کیونکہ اس وقت فرشتے بھی نمازیوں کے ساتھ یہ کلمات کہتے ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے ”جس کے یہ کلمات فرشتوں کے قول کے موافق ہو گئے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [6]



ثالثاً: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں بیان شدہ معاملہ درج ذیل حدیث کی طرح ہے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہنے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی، اس کے سابقہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [7]

اس حدیث کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ مقتدی ولا الضالین نہ پڑھے بلکہ صرف آمین کہنے یا امام ولا الضالین پڑھے اور آمین کہنے کا وقت اور محل متعین کیا گیا ہے۔ اس طرح درج بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ کا مطلب ہے کہ مقتدی کو ربنا ولک الحمد اس وقت کہنا چاہیے جب امام سمع اللہ لمن حمد کہنے سے فارغ ہو جائے۔ اگرچہ امام ابو داؤد نے جناب عامر بن شرجیل کا موقف باین الفاظ بیان کیا ہے کہ لوگوں کو امام کے پیچھے سمع اللہ لمن حمد کہنا چاہیے بلکہ وہ صرف ربنا ولک الحمد کہیں [8] لیکن ان شاء اللہ پہلی بات ہی راجح اور عموم احادیث کے مطابق ہے۔ چنانچہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں کہ مقتدی، امام کے ساتھ سمع اللہ لمن حمد کہنے میں شریک نہ ہو، جیسا کہ اس سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ امام، مقتدی کے ساتھ ربنا ولک الحمد کہے، کیونکہ یہ حدیث اس بات کو بیان کرنے کے لیے نہیں لائی گئی کہ اس موقع پر امام اور مقتدی کیا پڑھیں بلکہ حدیث کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ مقتدی کا ربنا ولک الحمد کہنا امام کے سمع اللہ لمن حمد کے بعد ہونا چاہیے۔ اس بات کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام ہونے کے حالت میں بھی ربنا ولک الحمد کہتے تھے۔ اس طرح حدیث ”صلوا لکم راتمتونی“ کا بھی تقاضا ہے کہ مقتدی بھی امام کی طرح سمع اللہ لمن حمد کہے۔ [9] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید لکھا ہے کہ جو اس مسئلہ میں زیادہ معلومات چاہتا ہے اسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ”دفع التشنج فی حکم التسمیح“ کا مطالعہ کرنا چاہیے جو الحاوی للفتاویٰ ص ۵۲۹، ج ۱ میں ہے۔ (واللہ اعلم)

ہم بطور تائید یہ حدیث بھی پیش کرتے ہیں جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے جب آپ سمع اللہ لمن حمد کہتے تو مقتدی بھی سمع اللہ لمن حمد کہتے، اگرچہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ حدیث کے یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ [10] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ”صفۃ الصلوۃ“ میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ [11]

[1] نیل الاوطار، ص ۲۶، ج ۲۔

[2] بخاری، الاذان، باب ۱۲۳۔

[3] صحیح بخاری، الاذان: ۶۹۵۔

[4] بخاری، الاذان: ۶۸۹۔

[5] صحیح بخاری، الاذان: ۶۳۲۔

[6] صحیح بخاری، الاذان: ۶۹۶۔

[7] بخاری، الاذان، ۶۸۲۔

[8] ابوداؤد، الصلوۃ: ۸۳۹۔

[9] حاشیہ صفۃ الصلوۃ، ص ۱۴۱۔

[10] سنن دارقطنی، ص ۳۳۹، ج ۱۔



[11] ص ٦٤٤، ج ٢-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى اصحاب الحديث

جلد 4- صفحہ نمبر: 96

محدث فتویٰ